قارئین کرام! جس جماعت اور فرقہ کے حق پر ہونے کی بات احادیث مبارکہ میں کہی گئی ہے اس سے مراد جماعت اہل حدیث ہے امام عبداللہ بن مبارک اور امام علی بن المدینی رحمہما اللہ کا قول ہے: وہ اصحاب الحدیث ہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر طائفہ منصورۃ اہل حدیث نہیں ہیں تو مجھے نہیں معلوم وہ کون لوگ ہیں؟

کیونکہ یہ واحد جماعت ہے جس کا وجود نبی ﷺ کے زمانے سے ہے، عقائد وعبادات اخلاق ومعاملات میں صحابہ کرام اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے، یہ غلو وتنقیص اور افراط وتفریط سے پاک جماعت ہے، کتاب وسنت کو صحابہ تابعین تبع تابعین اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق سمجھتے ہیں اور انہیں کے عقیدہ ومنہج پر قائم ہیں، وہ اللہ کی ربوبیت والوہیت اور اس کے اسماء وصفات میں کسی کو شریک نہیں کرتے، وہ اللہ کے اسماء وصفات میں نہ بیجا تاویل کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ثابت شدہ نام وصفت کا انکار کرتے ہیں، اور نہ ہی ان کی کیفیت بیان کرتے ہیں، اور نہ ہی مخلوق سے ان کی مماثلت اور تشبیہ دیتے ہیں، اللہ کی صفات کی کیفیات کے بارے میں سوال کرنے کو بدعت سمجھتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، وہ توحید اسماء وصفات اور غیبی امور ومعاملات میں عقل واجتہاد اور رائے سے اہل بدعت کی طرح کام نہیں لیتے بلکہ سمعنا و أطعنا اور آمنا و صدقنا کہتے ہیں، وہ خبر واحد ہو یا خبر متواتر ہر ایک کو بشرط صحت حجت مانتے ہیں، بلکہ حدیث کی اس طرح کی تقسیم کو حق بجانب بھی نہیں سمجھتے، وہ اللہ کے لئے ہر طرح کے علو کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر مستوی ہے، اور ہر رات کے آخری پہر آسمان دنیا پر حقیقی نزول فرماتا ہے، وہ تصوف اور وحدۃ الوجود کی شرکیات وہفوات سے پاک جماعت ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ مشرک وکافر اور منافق کے علاوہ، بڑے گناہوں کا ارتکاب کرنے والے اگر جہنم میں گئے تو اس میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہیں گے ایک دن وہ لوگ ضرور جنت میں آئیں گے بشرطیکہ ان کی وفات توحید خالص پر ہوئی ہو، شرک پر نہ ہوئی ہو۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار** (صحیح مسلم)

کتاب وسنت کی تفسیر وشرح اپنی عقل ورائے، وفلسفہ سے نہیں کرتے، بلکہ قرآن وسنت صحیحہ، اور سلف صالحین کے ثابت شدہ اقوال وآثار سے کرتے ہیں وہ ہر قسم کے شرک وبدعات سے دور رہتے ہیں، نہ عقیدہ میں شرک کرتے ہیں اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کی اطاعت میں شرک کرتے ہیں وہ جرابوں پر مسح کو جائز مانتے ہیں، توحید خالص واتباع سنت ان کا طرہ امتیاز ہے، اللہ اور اس کے رسول کے کلام پر کسی امتی کے قول کو ترجیح نہیں دیتے، وہ اپنی نسبت کسی امتی کی طرف کرنے کے بجائے قرآن وحدیث کی طرف کرتے ہیں، اسی لئے ان کی نسبت اور ان کا عقیدہ ومنہج معصوم ہے، وہ حق کی تقدیس کرتے ہیں نہ کہ رجال کی، وہ تمام معتمد ائمہ دین وسنت اور مجتہدین عظام کا حد درجہ ادب واحترام کرتے ہیں، ان کے اجتہادات خطاء ہو جانے کی صورت میں بھی ان کو ایک اجر کا مستحق مانتے، اور ان کو معذور سمجھتے ہیں، ائمہ ومجتہدین کے وہ سارے اقوال جو قرآن وسنت کے موافق ہیں ان پر عمل کرتے ہیں، وہ کسی بھی امام کے لئے تعصب نہیں رکھتے نہ ہی ان کی تقلید کو جائز سمجھتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ حق کسی ایک امام میں محصور نہیں ہے نہ ہی ائمہ اربعہ میں محصور ہے، حق کتاب وسنت میں سلف صالحین کے فہم وعقیدہ کے مطابق محصور ہے، وہ احادیث پر عمل کے لئے ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کی موافقت کو ضروری نہیں سمجھتے، کسی بھی مسئلہ میں اختلاف کی صورت میں قرآن وحدیث کی طرف دوڑتے ہیں، وہ قرآن وسنت دونوں کو وحی، حجت، منزل من اللہ اور محفوظ مانتے ہیں دونوں کی حجیت میں کوئی تفریق نہیں کرتے شرط یہ ہے کہ حدیث صحیح ہو، اور اس کا مفہوم سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہو، وہ ثابت شدہ اجماع کو بھی حجت مانتے ہیں اور حدیث صحیح وصریح نہ ہونے کی صورت میں صحیح قیاس کو بھی حجت مانتے ہیں۔ ان کی تمام عبادات نبی ﷺ کے طریقے پر ہوتی ہیں صلاۃ وصوم حج وعمرہ سب نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دیتے ہیں، کسی بھی عبادت کی زبانی نیت نہیں کرتے، صلاۃ میں ناف یا اس کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بجائے سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں، باجماعت نماز میں ایک دوسرے سے ٹخنہ اور کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کے درمیان جگہ نہیں چھوڑتے، نماز میں تکبیر تحریمہ، رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد اور پھر تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد رفع یدین کرتے ہیں، بڑے اعتدال واطمینان سے نماز ادا کرتے ہیں، جہری نمازوں میں زور سے آمین کہتے ہیں، وہ مرد وعورت کی نماز کی کیفیت میں کوئی فرق نہیں مانتے، جمعہ کے دن خطبہ سے قبل منبر سے نیچے کھڑے ہو کر بیان نہیں دیتے، کسی کی وفات پر قرآن خوانی، تیجہ، چہلم، عرس برسی نہیں کرتے۔

وہ کسی بھی صحابی کی تنقیص نہیں کرتے، اہل بیت اور تمام صحابہ کرام وامہات المؤمنین سے حد درجہ محبت کرتے ہیں ان سے محبت کو ایمان، اسلام اور احسان اور ان سے بغض ونفرت اور عداوت کو کفر ونفاق اور سرکشی سمجھتے ہیں، اور اگر کوئی بدزبان کسی صحابی کی تنقیص کرے تو اسے برداشت دور کی بات اس کا دنداں شکن جواب دیتے ہیں، وہ دشمنان صحابہ خوارج وروافض سے ولاء نہیں رکھتے، خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب نہیں بلکہ لادینی، رافضی دنیاوی وسیاسی انقلاب مانتے ہیں، جو مسلمانوں کے بجائے یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین کے بھرپور تعاون سے عمل میں آیا، وہ قیامت سے قبل نبی اکرم ﷺ کی تمام پیشین گوئیوں اور بیان کردہ صحیح علامتوں پر ایمان رکھتے ہیں، کسی بھی صحیح

علامت کا انکار نہیں کرتے جیسے دجال' یا جوج ماجوج اور عیسی علیہ السلام کا نزول وغیرہ۔

حکمرانوں کے خلاف افواہیں نہیں پھیلاتے' ان کے خلاف سازشیں نہیں کرتے' نہ ہی ان کے خلاف خروج وبغاوت کو جائز سمجھتے ہیں نہ ہی نوجوانوں کو ان کے خلاف ابھارتے ہیں' وہ احتجاجات ومظاہرات بھی نہیں کرتے' سرکاری املاک وجائیداد ہو یا عوامی وخصوصی کسی کو نقصان نہیں پہونچاتے' وہ استطاعت کی صورت میں حکمرانوں کو خاموشی سے خلوت میں ہاتھ پکڑ کر نصیحت کرتے ہیں' سر بازار فضیحت اور غیبت نہیں کرتے' وہ حکومت کو دعوت وتبلیغ' اصلاح امت' دین کی نشر واشاعت کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں وہ حکومت کے حصول کو مقصد تخلیق نہیں مانتے۔

وہ سلفیت کے نام پر اخوانی' سروری' خارجی ورافضی مسموم ودہشت گردانہ افکار کو نہیں پھیلاتے۔وہ سلاطین وعلماء اور مسلمانوں کی تکفیر وتبدیع نہیں کرتے۔وہ اہل حق علماء کے ساتھ جڑ کر رہنے اور زندگی گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔وہ توحید حاکمیت کو اہل بدعت وضلالت کی طرح توحید کی الگ سے قسم نہیں مانتے وہ اسے توحید ربوبیت یا توحید الوہیت میں شمار کرتے ہیں۔

وہ بادشاہت کو فی نفسہ مذموم نہیں سمجھتے' اس بادشاہت کو مذموم سمجھتے ہیں جس میں اسلامی تعلیمات پر عمل نہ ہو' وحدود وتعزیرات کی تنفیذ نہ ہو۔شرک وبدعات وخرافات پر قدغن اور روک نہ ہو' علماء سوء اور بدعات وضلالت کے دعاۃ پر لگام نہ ہو' سلیمان علیہ السلام اور ان کے والد داؤد علیہ السلام دونوں نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے۔ مملکت سعودی عرب میں بھی بادشاہت ہے لیکن ان کی بادشاہت میں جس طرح حرمین شریفین کی خدمت وتوسیع ہوئی پوری تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی' الحمد للہ' موجودہ دور میں رفض وتشیع' اور خارجیت وصوفیت کا جس طرح پردہ چاک ہوا' اور توحید وسنت اور منہج سلف کو پوری دنیا میں جو فروغ اور غلبہ حاصل ہوا' اللہ کے فضل کے بعد انہی کے مرہون منت ہے' وہ اپنے آپ کو بادشاہ نہیں بلکہ حرمین شریفین کا خادم سمجھتے ہیں' ان کی بادشاہت میں شرعی حدود وتعزیرات کا مکمل نفاذ ہے' علماء حق کا ادب واحترام ہے' مساجد آباد ہیں' دروس کا اہتمام ہے' پورے ملک میں مکمل امن وامان ہے' سب کے ساتھ عدل وانصاف ہے' ہر مظلوم کی مدد ہے' شرک وبدعات وخرافات پر مکمل پابندی ہے' نہ کوئی پکی قبر ہے' نہ کوئی مزار ہے نہ کوئی درگاہ وخانقاہ' نہ کسی کا عرس ہے نہ کسی کی برسی' ملک کے طول وعرض میں سیکڑوں دعوتی مراکز قائم ہیں جہاں پوری دنیا سے روزگار کے لئے آئے ہوئے لوگوں کو انہی کی زبانوں میں دین اور توحید وسنت کی دعوت دی جاتی ہے' خامیوں کے باوجود ان سے محبت توحید وسنت اور سلف صالحین سے محبت کی دلیل' اور ان سے نفرت اور بغض وعداوت' عقیدہ ومنہج میں بگاڑ وفساد اور منہج سلف سے انحراف کی دلیل ہے۔کمال صرف اللہ کے لئے ہے۔فجزاہم اللہ عن المسلمین خیر الجزاء۔

وہ انکار منکر کے تینوں درجات پر ایمان رکھتے ہیں' اور استطاعت کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں' اگر ہاتھ اور زبان سے منکر کے روکنے کی استطاعت نہیں ہے تو دل میں برا مانتے ہیں' عوام الناس میں اس کی تشہیر نہیں کرتے۔وہ جہاد کی تمام اقسام ومراتب پر ایمان رکھتے ہیں' نفس امارۃ اور شیطان لعین سے جہاد کو سب سے بڑا جہاد سمجھتے ہیں' کفار سے قتال کو اسلام کی کوہان مانتے ہیں' جس کی بہت ساری شرطیں اور موانع ہیں جب تک تمام شرطیں نہ پائی جائیں اور تمام موانع ختم نہ ہو جائیں وہ قتال کو حرام سمجھتے ہیں۔وہ جہاد کو مسلم حاکم کے ساتھ مشروط مانتے ہیں' وہ جہاد کے نام پر تنظیموں کے ذریعہ کی جانے والی ہر قسم کی کارروائی کو تخریب ودہشت گردی اور اسلام مخالف مانتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ اسلامی حدود وتعزیرات کا نفاذ مسلم حاکم وقت کی ذمہ داریوں میں سے ہے' کسی تنظیم کا ذمہ دار اس کو نافذ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا' وہ بیعت کو مسلمان حاکم وقت کے ساتھ خاص مانتے ہیں' حاکم کے علاوہ کسی کے بھی ہاتھ پر بیعت کرنے کو بدعت سمجھتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ کرتے ہیں تو علم وبصیرت کے ساتھ' وہ اللہ کی توحید اور نبی ﷺ کی سنتوں اور پورے دین کی طرف حکمت کے ساتھ لوگوں کو دعوت دیتے ہیں' وہ جاہلوں کو دعوت وتبلیغ کا حقدار نہیں سمجھتے' وہ جہاں کھل کر توحید خالص' اور اتباع سنت کی دعوت دیتے ہیں وہیں شرک اور بدعات پر کھل کر رد بھی کرتے ہیں کیونکہ شرک پر رد کئے بغیر نہ توحید کا حق ادا ہوسکتا ہے نہ ہی بدعت پر رد کئے بغیر سنت کا حق ادا ہوسکتا ہے' قرآن کریم میں جہاں توحید خالص کی کھل کر دعوت دی گئی وہیں جابجا شرک وکفر سے اجتناب کی بھی کھل کر دعوت دی گئی ہے' آپ ﷺ ہر خطبہ میں جہاں اپنی سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے کی تعلیم دیتے وہیں بدعت سے اجتناب کی بھی تلقین کرتے' جیسے شرک وکفر گمراہی ہے ہر بدعت بھی گمراہی ہے' کوئی بدعت اچھی نہیں ہے' وہ بدعت حسنۃ اور بدعت سیئہ کی تقسیم کو غلط مانتے ہیں' وہ خود ساختہ بنائی ہوئی جماعت اور اس کے جھوٹے اصولوں کی طرف دعوت نہیں دیتے' جھوٹی کہانیاں دیومالائی قصے نہیں سناتے' سب صحیح ہے کے فارمولے پر عمل نہیں کرتے۔صرف چند معروف کی دعوت نہیں دیتے' بلکہ پورے دین کی دعوت دیتے ہیں' عورتوں کو تبلیغ کے لئے شہر شہر نہیں بھیجتے وغیرہ' وغیرہ۔اللہ ان کا حامی وناصر ہو۔ حررہ:۳/۴/۱۴۴۶ھ موافق ۶/۱۰/۲۰۲۴ء